جناب اسرار احمد سہاآوری

ترانۂ بنیاد

بنیاد ہے تمام گناہوں کا ایک حل　　رکھتی ہے ہر خطا کو تدبر سے بر محل
ابلیس اس کو دیکھ کے فوراً گیا مچل　　چیلے اسی کے آئے ہیں ہر سمت سے نکل
سب آگئے ہیں خوف سے اس کی پناہ میں
مردود ہو گئے ہیں خدا کی نگاہ میں

یہ خوب جانتے ہیں کہ اس کا نہیں بدل　　منہ پھیر دے گی فوج عدو کا یہ پل کے پل
گر جائیں گے خدا کے یہ دشمن بھی منہ کے بل　　طاقت نہیں ہے ان میں کہ جائیں ذرا سنبھل
اس کی گرج ہی خوف کی جھنکار بن گئی
دشمن کے سر پہ جھولتی تلوار بن گئی

آمد ہے اس کی باعث صد رشک نو بہار　　مٹ جائے گا جہاں سے تشدد کا اقتدار
انصاف کو ملے گا حکومت کا اختیار　　ظلم و ستم کو مل نہ سکے گا کہیں قرار
ایماں کا نور آئینہ دل کو دکھائے گا
ظلمت کو کفر کی سر میداں مٹائے گا

لرزاں ہے کفر شرک کو آتا نہیں قرار　　جاں کر رہے ہے دشمن اسلام پہ نثار
ایماں کا خوف پاؤں میں ان کے ہے نوک خار　　ہر سمت ہو رہا ہے مسلماں پہ ان کا وار
لیکن یہ بدنہاد سوئے دار آئیں گے
رسوائیوں کا بن کے یہ شہکار آئیں گے

دشمن تمام ملت واحد کا ہیں نشاں　　حیلہ گری سے ان کی نہیں ہے کہیں اماں
ان کی طرف سے ہو گیا مایوس سب جہاں　　ہر سمت ہے فساد کا اور ظلم کا سماں
"بنیاد" ان کے واسطے جنجال بن گئی
مظلوم کے لیے ہمہ تن ڈھال بن گئی

مومن کا عزم پیر کی زنجیر بن گیا　　ظالم خود اپنے ظلم کا نخچیر بن گیا
نغمہ خوشی کا نالۂ شب گیر بن گیا　　ایماں کا حرف قدس کی تصویر بن گیا
منکر کے واسطے کہیں ممکن نہیں فرار
بن کر رہے گا زعم کا اس کے جہاں مزار